© rasailojaraid.com

فخر المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمتہ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال

سید محمد کفیل بخاری

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور اتحاد تنظیمات مدارس کے سربراہ، بانی مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی فخر المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان ۱۶؍ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ/ 15 جنوری 2017ء بروز اتوار کراچی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا شمار پاک و ہند کے جید علماء میں ہوتا تھا۔ وہ علم و عمل میں یکتا تھے۔ مولانا کے انتقال سے علمی و روحانی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا وہ پورا ہونا مشکل ہے۔ آپ ۲۵؍ دسمبر ۱۹۲۶ء ضلع مظفر نگر (انڈیا) کے قصبہ حسن پور لوہاری میں پیدا ہوئے۔ خیبر ایجنسی کے علاقے تیراہ کے قریب ''چورا'' کے آفریدی پٹھانوں کے خاندان ''ملک دین'' سے تعلق تھا۔ یہیں سے آپ کے اجداد حسن پور لوہاری ضلع مظفر نگر گئے تھے۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز کے شیخ میاں جی نور محمد رحمتہ اللہ علیہ بھی حسن پور کے تھے اور تمام عمر اسی گاؤں میں بسر کی۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حضرت حکیم الامت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ خان رحمہ اللہ سے مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم دیوبند داخل ہوئے جہاں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) کے علاوہ دیگر جید اساتذہ سے تحصیل علم کی۔ ۱۹۴۷ء میں امتیازی نمبروں کے ساتھ دورۂ حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ مدرسہ مفتاح العلوم، دارالعلوم ٹنڈو الہ یار (سندھ) دارالعلوم کراچی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور جامعہ فاروقیہ میں تفسیر و حدیث اور فقہ پڑھاتے رہے۔ آپ، حضرت مدنی، حضرت مولانا عبدالحق، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مفتی محمد شفیع اور حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ کے چہیتے اور قابل اعتماد تھے۔ حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہٗ آپ کے قابل فخر شاگرد ہیں۔ شوال ۱۳۸۷ھ/ ۲۳؍ جنوری ۱۹۶۷ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی کی بنیاد رکھی جو آج پاکستان کے معیاری مدارس میں سرفہرست ہے۔ ۱۹۸۰ء میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے، اپنی صلاحیتوں اور خدمات کے نتیجے میں ۱۹۸۹ء میں آپ کو وفاق المدارس کا صدر منتخب کیا گیا اور اپنی وفات تک وہ اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ ملک بھر کے علماء کا ان پر اعتماد تھا اور مولانا اس اعتماد پر پورے اترے۔ تحریر و تقریر میں کمال حاصل تھا۔ آپ کے تقریری و درسی ذخیرے مرتب ہو کر مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ صحیح البخاری کے دروس ''کشف الباری'' کی ۱۵؍ جلدیں اور مشکوٰۃ کی تقاریر ''نفحات التنقیح'' تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ماہنامہ الفاروق (عربی، اردو) جاری کیا۔ اس میں حضرت رحمہ اللہ کے مضامین، مقالات اور تقاریر و مواعظ شامل ہوتے جو اہلِ درد اور اہل بصیرت کے لیے سکونِ قلب اور فکر مندی کا ذریعہ بنتے۔

حضرت شیخ سلیم اللہ خان ایک باوقار، بااصول، مستقل مزاج، بہترین منتظم، بہادر اور صائب الرائے شخصیت کے مالک تھے۔ وفاق المدارس کے پلیٹ فارم سے مدارس کے تحفظ، نصابِ تعلیم اور نظم و نسق کے حوالے سے آپ کی خدمات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نا قابل فراموش ہیں۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خاندانی نسبت اور علمی حیثیت کی وجہ سے حضرت شیخ ان کا بہت احترام کرتے۔ حضرت شیخ آپ سے عمر میں ایک دن بڑے تھے۔ بھائی شفیع الرحمٰن راوی ہیں کہ جامعہ فاروقیہ کے سامنے قدیم احرار کارکن بھیّا الیاس مرحوم کا گھر تھا۔ شاہ جی کراچی آتے تو ان کے ہاں قیام کرتے۔ حضرت شیخ سلیم اللہ خان رحمہ اللہ، شاہ جی سے ملنے وہاں تشریف لے آتے۔ خوب مجلس ہوتی، شاہد صدیق چوہان مرحوم بھی شریک مجلس ہوتے۔ حضرت شیخ کا شعری ذوق بھی بہت اعلیٰ تھا۔ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے فرمائش کر کے حضرت شیخ اُن کے اشعار سنتے وہ مشہور قصیدہ جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں آپ نے لکھا خصوصی طور پر آپ نے سنا اور ہر شعر پر بے اختیار داد دیتے۔ میری ان سے بغیر تعارف کے چند ملاقاتیں تھیں۔ جس روز آپ کا انتقال ہوا، میں کراچی میں تھا۔ اس مرتبہ آپ کی زیارت وملاقات کا مصمم ارادہ تھا لیکن آپ شدید علالت کے باعث ہسپتال داخل تھے۔ ملاقات تو نہ ہوسکی لیکن جامعہ فاروقیہ میں آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوگئی۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات میاں محمد اویس، سندھ کے امیر مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، جناب محمد ارشد، بھائی شفیع الرحمٰن، عبدالغفور مظفر گڑھی اور دیگر احرار کارکنوں کی معیت میں جامعہ فاروقیہ پہنچے تو باہر سڑکوں اور گلیوں میں تاحدِ نگاہ انسان ہی انسان تھے۔ حضرت کے فرزندان مولانا عادل خان مدظلہٗ اور مولانا عبیداللہ خالد سے فون پر تعزیت کی اور ملتان واپس آ گیا۔ اللہ تعالیٰ، آپ کے حسنات قبول فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔ آپ کا فیض جاری رہے اور جن خطوط پر آپ نے وفاق المدارس کا نظام مرتب کیا، اخلاف اس کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور آپ کے فرزندان گرامی کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین

شیخ الحدیث، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال:

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سربراہ شیخ الحدیث، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمتہ اللہ علیہ ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ/ ۱۶/جنوری ۲۰۱۷ء بروز پیر ساؤتھ افریقہ کے شہر پیٹر میرٹس برگ میں تبلیغی سفر کے دوران ۷۰/برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۴۶ء میں امرتسر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد ملک عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ قیام پاکستان کے بعد فیصل آباد آ گئے اور کچھ عرصے بعد حجاز مقدس ہجرت کر گئے۔ اس زمانے میں والیٔ حرمین باب ملک کے باہر لوگوں کے مسائل سنتے اور درخواستیں وصول کرتے۔ ملک عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ نے سعودی شہریت کے حصول لیے درخواست دی تو منظور ہوگئی۔ سعودی شہریت ملنے کے بعد پورا خاندان مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر ہوگیا۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم مکہ مکرمہ میں ہی حاصل کی۔ مظاہر العلوم سہارن پور (یوپی انڈیا) سے ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں دورۂ حدیث کی سند حاصل کی۔ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں تدریس کا آغاز کیا اور پھر حدیث شریف کے اسباق بھی پڑھائے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی تعلق قائم کیا جو فنافی الشیخ کے مقام تک پہنچا۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۸۲ء تک شیخ کی بے مثال رفاقت حاصل رہی۔ آپ شیخ الحدیث کے لاڈلے اور چہیتے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کی زندگی میں تبلیغی واصلاحی رنگ حضرت شیخ کی صحبت کا فیض تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کے بعد آپ ہی ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حلقے کا مرجع تھے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں مطابع الرشید کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ حضرت شیخ الحدیث کی عربی کتابوں کو بڑے اہتمام سے شائع کیا اور دیگر دعوتی و تبلیغی کتب بھی شائع کیں۔ شیخ مکی انتہائی خوش اخلاق، وجیہہ و خوش شکل، جید عالم دین اور روحانی بزرگ تھے۔ خشک صوفی نہ تھے بلکہ بذلہ سنج، حاضر جواب اور فصیح البیان خطیب بھی تھے۔ بزرگوں کی فرماں برداری و اکرام اور چھوٹوں پر شفقت ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ ابن امیر شریعت قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ۱۹۷۵ء میں مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور شیخ مکی نے انھیں مطابع الرشید میں خدمت کے لیے مامور کر دیا ساتھ یہ احسان بھی کیا کہ ان کے کفیل بن گئے۔ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ تقریباً ۱۴ ؍ سال مدینہ منورہ میں رہے۔ اس عرصے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مستقل حاضری اور شیخ عبدالحفیظ مکی کی رفاقت، محبت اور خلوص سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

حضرت مکی جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو مجلس احرار اسلام کے اجتماعات میں اہتمام سے شریک ہوتے۔ خصوصاً مسجد احرار چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنس میں متعدد مرتبہ شریک ہوئے۔ دارِ بنی ہاشم ملتان اور دفتر احرار لاہور میں بھی تشریف لائے۔ پشاور اور لاہور میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی کانفرنسوں میں بڑے اصرار کے ساتھ مجھے شرکت اور خطاب کی دعوت دیتے۔ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ، آپ کے خاندان اور آپ کی جماعت مجلس احرار اسلام سے بہت محبت فرماتے۔ دسمبر ۲۰۱۳ء میں مجھ عاجز کو ساؤتھ افریقہ کے دورے پر ساتھ لے گئے حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ، ڈاکٹر عمر فاروق احرار اور پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے کئی علماء بھی مدعو تھے۔ وہاں کیپ ٹاؤن، جوہانس برگ، ڈربن، لنیشیا اور لینزیا میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنسوں میں میرا خطاب بھی کرایا، بے انتہاء شفقت اور سرپرستی فرمائی، کبھی نماز فجر کے بعد ''صلاۃ ٹی'' اور عشاء کے بعد مجلس احباب میں قہوہ اور ڈرائی فروٹ سے میزبانی فرماتے۔ ان مجالس میں علمی و تحقیقی مباحث، تفسیری و حدیثی نکات، سیرت طیبہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات، شعر و غزل، لطائف و ظرائف، سیاست، علماء و مشائخ کی نصائح، غرض سب کچھ ہوتا۔ یہ عجیب سب رنگ مجلس ہوتی۔ شیخ مکی اس میں بھرپور حصہ لیتے لیکن مجال ہے کہیں ابتذال کا کوئی پہلو آئے۔ شیخ مکی ہمیں ''مرج البحرین'' بھی لے گئے جہاں زمین ختم ہو کر سمندر شروع ہو جاتا ہے وہاں بھی لے گئے، اسی مقام پر ایک خوبصورت مسجد میں نماز مغرب ادا کی، شیخ نے وعظ بھی ارشاد فرمایا۔ واپسی پر عمرہ بھی کرایا اور دعاؤں سے رخصت کیا۔ انھیں تحفظ ختم نبوت کے مشن سے عشق تھا۔ یورپ اور دیگر ممالک میں تحفظِ ختم نبوت کا کام بڑے جذبے سے کیا۔ انٹرنیشنل ختم نبوت کے قیام میں ان کا ذوق اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھا۔ وہ اللہ کے صالح بندے تھے۔ مسافرت کی موت اور وہ بھی اللہ کے راستے میں ان کے اعمال حسنہ کی قبولیت ہے۔ اور سب سے بڑا اعزاز جنت البقیع میں نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی ہے۔ ۲۰ ؍ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ / ۱۹ ؍ جنوری ۲۰۱۷ء کو نماز فجر کے بعد مسجد نبوی میں نماز جنازہ ہوئی اور پھر صبح قیامت تک کے لیے بقیع شریف میں آسودہ خاک ہو گئے۔ جب روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع پہنچیں گے تو سب بقیع والوں کے ساتھ شیخ عبدالحفیظ بھی اٹھیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و رفاقت میں جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فرزندان مولانا عبدالرؤف، مولانا عمر، مولانا معاذ اور آپ کے برادران کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے اور شیخ کے نقشِ قدم پر چلائے۔ (آمین)

© rasailojaraid.com